

جہاں تک لڑکوں یا لڑکوں کے رشتے کا تعلق ہے، عموماً اچھے رشتے کی تلاش میں والدین کو وقت کی تنگی کا احساس نہیں رہتا، یکے بعد دیگرے رشتے آتے ہیں اور وہ اس خیال سے کہ شاید اس سے مزید بہتر رشتہ آجائے، انتظار کرتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات ہمارے سماجی نظام میں لڑکوں کو معاشرے سے کاٹ کر رکھتے ہیں کہ اعزہ اور اقرباء کے ہاں بھی کسی تقریب میں ساتھ لے کر نہیں جاتے۔ نتیجتاً لوگوں کے علم میں یہ بات نہیں آتی کہ کس گھر میں مناسب رشتہ ہو سکتا ہے۔ اگر اس طرح کی کوئی شکل نہ پیدا ہو رہی ہو تو رسائل و اخبارات میں اشتہار کی بھی اسلام میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔ اس طرح بھی رشتہ تلاش کیا جاسکتا ہے۔ یاد رہے کہ اس حوالے سے والدین اور اقرباء و احباب کی ذمہ داری قرآن کریم نے واضح کر دی ہے۔ سورہ النور میں ارشاد فرمایا گیا: ”تم میں سے جو مرد اور عورت بے نکاح ہوں ان کا نکاح کر دو“ (۳۲:۲۲)۔ گویا اہل خاندان ہوں یا احباب، یا اسلامی ریاست، ان سب کی ذمہ داری میں سے ایک فریضہ بے نکاح افراد کا نکاح کرنا ہے۔ اس کے لیے کوشش، وسائل کی فراہمی، رکاوتوں کا ذور کرنا اور نظام حیا کا قائم کرنا ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ دعا کے سلسلے میں یہ یاد رکھیے کہ ہم اکثر دعا کے آداب کا خیال نہیں رکھتے جو دعا قبول نہ ہونے کا ایک سبب ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات تمام آداب کے ساتھ بھی دعا کی قبولیت میں تاخیر ہو سکتی ہے جس میں سال اور میئین کی کوئی قید نہیں اور عموماً اس کا سبب یہی ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے بندے کے صبر کے نتیجے میں اجر میں اضافہ فرمانا چاہتا ہے اور بعض اوقات اس تاخیر کے ذریعے سے بہت سے خطرات و مصائب سے اس کو بچا لیتا ہے۔ بہر صورت یہاں جو زحمت بندے کو ہوتی ہے اس کا حقیقی اجر وہ آخرت کے لیے محفوظ کر لیتا ہے۔ دعا کے ساتھ کثرت سے درود شریف پڑھنا دعا کی قبولیت کے امکانات کو قوی کر دیتا ہے۔ بعض علماء لکھتے ہیں کہ فخر کے بعد باقاعدگی سے سورہ یسین کی تلاوت بھی قبولیت دعا میں مددگار ہے۔ واللہ اعلم

بالصواب (ڈاکٹر انیس احمد)

بچوں کو فقہ کی تعلیم

س: قرآن اور فقہ کی تعلیم کے سلسلے میں اکثر ذہن میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ بعض مسائل، خصوصاً طہارت، اور حیض و نفاس کے مسائل، کیا ۱۰ سے ۱۵ سال کے بچوں اور بچیوں کو پڑھانا ضروری ہیں؟ اگر ضروری ہے تو اس قسم کے مسائل کی تعلیم کے لیے کیا طریقہ مناسب ہے؟

ج: آپ کے سوال کا تعلق ایک اہم تعلیمی اور معاشرتی مسئلے سے ہے۔ اسلام جس معاشرے کی تغیر چاہتا ہے اس کی بنیاد طہارت و پاکیزگی پر ہے۔ یہ طہارت نگاہ کی بھی ہے، ساعت کی بھی، لباس و جسم کی بھی اور

فلکرو خیال کی بھی۔ اسی لیے ابھی بچہ پاؤں پاؤں چلنا شروع کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہی والدین پر فرض ہو جاتا ہے کہ اسے پاک اور ناپاک اشیاء میں فرق سمجھا کیمیں اور خصوصاً اپنی ضروریات سے فارغ ہونے کے طریقے کی تعلیم دیں جس میں یہ بات شامل ہوتی ہے کہ کس طرح جسم کو اچھی طرح صاف کیا جائے اور بعد میں ہاتھوں کو صابن سے صاف کر کے جسمانی طہارت و نظافت حاصل کی جائے۔ یہی بچہ جب بلوغ کے قریب پہنچتا ہے تو والدین کا فرض ہن جاتا ہے کہ اسے جسمانی طہارت کے حوالے سے عمر کے اس مرحلے کے سائل سے آگاہ کریں کہ کس طرح غیر ضروری بالوں کا صاف کرنا نہ ہے اور کس طرح غسل کیا جاتا ہے۔ دراصل یہ سارے معاملات اس معاشرے کے نظام تعلیم و تربیت کا حصہ ہیں جس کے قیام کو ۵۲ سال سے مسلسل مoxrkrتے چلے آ رہے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عالمی ادارہ صحت یا یونیسف کی تیار کردہ معلومات کے ذریعے ہی بچوں کو ذاتی صفائی کے بارے میں معلومات مل سکتی ہیں۔ ان کتب کا حوالہ نہ اسلام ہوتا ہے نہ سنت رسول، بلکہ ان کا مقصد لا دینی اور شیطانی معاشرے میں پیدا ہونے والے اخلاقی جرائم کے حوالے سے نوبالغون (teen agers) کو غیر اخلاقی اعمال کے "محفوظ" طریق واردات سے آگاہ کرنا ہوتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام کے حیا کے نظام کے دائرے میں قرآن و سنت کے اسلوب کی پیروی کرتے ہوئے گھر اور اسکول میں بچوں اور بڑوں کو ان معاملات سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ اخلاق و ایمان کے ساتھ ساتھ جسمانی طور پر بھی صحت مندرجہ مکمل۔ (۱-۱)

[یہ سطور صرف صاحب استطاعت افراد کے لیے ہیں]

سالانہ خریدار بن کر پڑھیے

(ہر ماہ با قاعدگی سے گھر پر آئے گا)

(تایات مگر ہن جائیں تو تایات آتا رہے گا)

یا قیمت ادا کر کے پڑھیے

(کیا ہی اچھا ہو کہ پوری قیمت ادا کریں)

یہ آپ کسی دنیا اور آخرت کے لیے بہتر ہوگا

اور آپ کے پڑھے کے لیے تو بہتر ہوگا ہی!

اگر کسی نے آپ کو تحفہ دیا بے تو

دوسرًا پرچہ خرید کر کسی کو تحفہ دینا لازم جانیے

اس طرح نیکی کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ جاری رہے گا!!

لہجہ

ترجمہ
القرآن

مفت

میں

تھے

پڑھیے